س: اسلام میں عورتوں کے حقوق، مغرب میں عورتوں کے حقوق سے کیسے مختلف ہیں؟

تعارف:۔

جس طرح سب انسان ایک ہی باپ کی اولاد ہیں اسی طرح سب کی ماں بھی ایک حضرت حوا ہے۔ ایک ہی گھرانے (ماں باپ) سے پورا گھرانا وجود میں آتا ہے۔ حضرت حوا حضرت آدمؑ کی جنس سے تخلیق فرمائی گئی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت مرد کے مقابلے میں کوئی حقیر اور فروتر مخلوق نہیں ہے بلکہ وہ بھی اس شرف میں برابر کی شریک ہے جو انسان کو بحیثیت اولادِ آدم حاصل ہے۔

اسلام اور آئین پاکستان عورتوں کو تمام بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ عورتوں کو بہت سارے مقامات پر عزت، وقار، تحفظ حاصل ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جبراً شادی تشدد اور وراثت میں حق نہ ملنے کے حوالے سے سنگین مسائل کا بھی سامنا ہے۔

اسلام میں عورتوں کے بنیادی حقوق

اسلام میں عورتوں کے خصوصی حقوق:۔

اسلام کی آمد سے عورت کو امن کے ساتھ ساتھ بری رسومات سے آزادی کا پیغام بھی ملا۔ اسلام نے عورت کو وہ حقوق عطا کیے جو اس وقت دنیا میں عورت کو کہیں حاصل نہیں تھے۔

۱- زندگی کے تحفظ کا حق:-

اسلام سب سے پہلے عورت کو زندگی کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ اسلام سے پہلے عرب کی جاہلی معاشرت میں عورتوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ جب کہ اسلام نے انسانی حقوق جان کی حرمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

ترجمہ:- "اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے" (النساء: 93)

۵- مال کے تحفظ کا حق:-

اسلام سے پہلے عورتوں کو وراثت میں حقوق حاصل نہیں تھے۔ اسلام نے انھیں سب سے پہلے حق ملکیت عطا کی۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

ترجمہ:- "مردوں کے لیے اس میں سے ہے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے ہے جو انھوں نے کمایا" (النساء: 32)

3- عزت کے تحفظ کا حق:-

مسلمان مردوں کو حکماً یہ بات کہی گئی کہ وہ کسی بھی غیر محرم عورت کی طرف بُری نظر نہ اٹھائیں۔ ارشاد الٰہی ہے:- ترجمہ:- اے حبیب ﷺ مومن مردوں سے یہ ارشاد فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ (النور: 30)

اسی طرح مومن عورتوں کو بھی حکم دیا گیا جو اس مضمون کے آغاز میں بیان کر دیا گیا ہے۔

ترجمہ:- مومن عورتوں سے ارشاد فرمائیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ (النور: ۳۱)

۴۔ تعلیم و تربیت کا حق:-

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ (الحدیث)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

علم کی اہمیت کے حوالے سے اولین وحی ہے جس کا آغاز ہی اِقْرَاْ سے ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (العلق: ۱)

ترجمہ:- پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (العلق: ۴)

ترجمہ:- جس نے انسان کو قلم کے ذریعے علم سکھایا۔

حدیث اور قرآن میں مرد اور عورت کے درمیان یہ امتیاز ہی ختم کر دیا اور تنگ نظری کو مٹا دیا کہ علم کسی کو حاصل کرنا چاہیے اور کسی کو نہیں بلکہ ہر مومن، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، یہ اس کی میراث اور اسی کا حق ہے۔

مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت جیسے جیسے پروان چڑھی تو خواتین نے زندگی کے ہر شعبے میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کی روشن مثال ہیں جن کے ذریعے سے امت تک احادیث کا بڑا ذخیرہ پہنچایا۔

علوم شرعیہ کے ساتھ ساتھ میڈیکل سائنسز اور علم جراحی و سرجری میں حضرت رفیدہ رضہ اور حضرت اسلمہ کا نام مشہور تھا۔ دست کاری اور صنعت و حرفت میں اُم المومنین حضرت زینب کا نام نمایاں ہے۔ اسی طرح سلائی میں حضرت فاطمہ بنت شیبہ اور دباغت میں حضرت سودہ رضہ کے کارہائے نمایاں سے کون واقف نہیں۔ ان فنون کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین کے دور میں بعض خواتین ایڈمنسٹریشن کے مناصب پر فائز رہیں۔

5۔ انتظامی عہدے حاصل کرنے کا حق:۔

خواتین انتظامی عہدوں پر فائز ہو سکتی ہیں۔ ذیل میں خلافت راشدہ اور اُس کے بعد خواتین کے مختلف انتظامی عہدوں پر فائز ہونے کا مختصر سا خاکہ ملاحظہ کریں۔

حضرت عمر رضہ نے شفاء بنت عبداللہ مخزومیہ کو عدالتی ذمہ داری "قضاء الحسبۃ (Accountability Court)" اور "قضاء السوق (Administration Market)" پر فائز کیا۔ ازرہ بنت حارث نے اہل بیسان سے لڑائی میں لشکر کی قیادت کی۔

عورت کے ازدواجی حقوق

(i) شادی کا حق:-

اسلام سے قبل عورتیں مردوں کی ملکیت تصور کی جاتی تھی۔ اُنھیں اپنی مرضی سے نکاح کا حق حاصل نہ تھا۔ اگر کسی عورت کو طلاق مل جاتی تب بھی وہ اپنی مرضی سے نکاح نہیں کرسکتی تھی۔ قرآن مجید میں اس حوالے سے ارشاد ہے:-

ترجمہ:- "(طلاق کے بعد) اپنی عورتوں کو نہ روکو کہ وہ شوہروں سے نکاح کرسکیں۔"

(ii) حرمتِ نکاح کا حق:-

زمانۂ جاہلیت میں باپ کے مرنے کے بعد بیٹا سوتیلی ماں سے نکاح کرسکتا تھا۔ اسی طرح بہت سارے رشتوں میں تمیز نہیں تھی۔ جب کہ اسلام نے اس حوالے سے سورہ النساء میں واضح قوانین بیان کیے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ (النساء: 23)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں اور تمھاری خالائیں حرام کردی ہیں۔

(iii) خیارِ بلوغ کا حق:-

نابالغ لڑکی کا ولی اس کا نکاح کردے تو لڑکی کے پاس بالغ ہونے کے بعد اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو پہلے نکاح کو جاری رکھے یا ختم کردے۔ اسلام نے خواتین کو سب سے پہلے خیار بلوغ کا حق دیا۔

(۱۷) مہر کا حق:-
زمانہ جاہلیت میں مہر ملکیت کی صورت میں رائج نہ تھا۔
اسلام نے اس حوالے سے ارشاد فرمایا کہ تم بہت مال بھی دے چکے
تو واپس نہ لو۔

(۷) خلع کا حق:-
اگر مرد سے نباہ نہ ہو سکے تو عورت کے پاس خلع کا حق ہے۔ اگر
وہ قاضی یا جج کے پاس جاکر کیس دائر کرے تو اسے خلع مل
جائے گا۔

(۷۱) میراث کا حق:- میراث کا حق اسلام کی بہت بڑی خوبی ہے۔ وراثت
کے لحاظ سے خواتین کا وارثت میں حق ملکیت بیٹی کی حیثیت سے، بہن کی حیثیت
سے اور بیوی اور ماں کی حیثیت کیا اس کے حق کو محفوظ رکھا گیا ہے۔

عورتوں کے سیاسی حقوق:-

اسلام سے قبل عورت کے عائلی حقوق اُسے نہیں ملتے تھے۔ سیاسی حقوق کا تصور بھی نہیں کیا جاتا تھا۔

(i) ### رائے دہی کا حق

النبی کریم ﷺ نے اپنی سنت مبارکہ سے عورت کے حق رائے دہی کو قانونی بنیاد فراہم کی۔

"آپ ﷺ کی سنت پر خلافت راشدہ میں ایسے عمل ہوا کہ حضرت عمر رض نے جب چھ صحابہ کی کمیٹی بنائی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو الیکشن کمشنر بنایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے مدینہ کے گھر گھر جا کر خواتین کی سے رائے لی۔ اور انھوں نے حضرت عثمان کے حق میں ووٹ دیا"۔

(ii) ### سفارتی مناصب پر فائز ہونے کا حق۔

حضرت عثمان رض نے اپنے دور خلافت میں 28ھ میں حضرت اُم کلثوم بنت علی رض کو ملکہ روم کے دربار میں سفارتی مشن پر بھیجا۔ اُن کے استقبال کے لیے ہرقل کی زوجہ آئی اور اس نے روم کی خواتین کو جمع کیا اور کہا یہ تحفے عرب کے بادشاہ کی بیوی اور اُن کے نبی ﷺ کی بیٹی لے کر آئی ہیں۔ اس طرح آپ نے سفارتی مناصب پر عورتوں کی تقرری کی۔

مغرب میں عورتوں کے حقوق اسلام سے کیسے مختلف ہیں:۔

مغرب میں سو سال پہلے عورت کو اس کے بہت سے حقوق جیسے کہ نفقہ، نکاح ختم کرنا وغیرہ سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اگرچہ مغربی تہذیب نے کچھ عرصہ قبل اسے یہ حقوق خاموشی سے دے دیے تھے لیکن اس نے اس پر اپنی اور اپنے بچوں کی مالی امداد کا اضافی بوجھ بھی ڈال دیا۔ اس کے نتیجے میں خاندانی نظام تباہی اور پریشانیوں کا باعث بنتا ہے۔ خاندانی نظام کی اصلاح کے لیے گھر کے ساتھ ساتھ بچوں کا خرچ بھی انسان پر فرض ہونا چاہیے۔ اسلام مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن انصاف کے ساتھ۔ لیکن مغربی معاشرے میں صنفی مساوات کی وجہ سے لڑکے اور لڑکی کی دوستی ایک عام رواج ہے۔ شادی ان کے لیے وقت کا ضیاع ہے۔ یہ محض جنسی خواہش کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے جو شادی کے بغیر بھی پوری ہو سکتی ہے۔

اسلام نے عورتوں کو حق بنا کسی کوشش سے دیا ہے لیکن مغرب نے سو سال کی کوششوں کے بعد عورتوں کو حقوق دیے ہیں۔ جیسے برطانیہ نے 1918 میں عورت کو ووٹ کا حق دیا۔ امریکہ میں 1920 کے بعد انیسویں آئینی ترمیم میں عورت کو ووٹ کا حق دیا۔

مغربی دنیا میں آج بھی اکثر خواتین کو ان کی ظاہری شکل کی بنیاد پر رکھا جاتا ہے۔ عورتوں کو مرد کے مقابلے میں کم تنخواہ دی جاتی ہے۔

خلاصہ بحث

عورت ایک باعزت مقام کی مستحق ہے چاہے وہ مغربی معاشرے میں رہتی ہو یا اسلامی معاشرے میں۔ مغربی ثقافت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوان خواتین کے اسلام میں آنے کے پیچھے سب سے اہم عنصر اس کا جامع نظام ہے جو مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے مختلف افعال کو متعین کرتا ہے۔ یہ افعال حیاتیات اور جسمانی صلاحیتوں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔

اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ حقوق نسواں خواتین کے ساتھ بدسلوکی ہے اس حقیقت کو خواتین نے قبول کیا اور انہیں اسلام کے حقیقی عقیدے کو قبول کرنے پر مجبور کیا۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ ہے۔

یہ وہ واحد مذہب ہے جس نے عورت کے سکون اور اس تنہا ہی سے اسے بچانے کے لیے اصول مقرر کیے ہیں۔ اس نے اسے وہ مقام دیا